ابو سعید حنیف احمد محمود۔برطانیہ

✿✿✿ تقریر ✿✿✿

تقریر بابت اخلاقیات
وقت5-7منٹ

کان کا زنا

شائد تمہارے فہم کا ہی کچھ قصور ہو
شائد وہ آزمائش ربّ غفور ہو
بندوں میں اپنے بھید خدا کے ہیں صد ہزار
تم کو نہ علم ہے نہ حقیقت ہے آشکار

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں متعدّد مقامات پر کان اور سماعت کی اہمیت کو اُجاگر کرنے کے لئے جہاں ان کے فوائد اور نقصانات کا ذکر فرمایا ہے وہاں اِن کے ذریعہ سے ظاہر ہونے والے اچھے اور بُرے اخلاق کا ذکر بھی کھول کھول کر بیان فرمایا ہے۔ جیسے

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ ۖ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعًا(النساء:141)

کہ یقیناً اُس نے تم پر کتاب میں یہ حکم اُتارا ہے کہ جب تم سنو کہ اللہ کی آیات کا انکار کیا جا رہا ہے یا ان سے تمسّخر کیا جا رہا ہے تو اُن لوگوں کے پاس نہ بیٹھو یہاں تک کہ وہ اس کے سوا کسی اور بات میں مصروف ہو جائیں۔ ضرور ہے کہ اس صورت میں تم معاً اُن جیسے ہی ہو جاؤ۔ یقیناً اللہ سب منافقوں اور کافروں کو جہنم میں اکٹھا کرنے والا ہے۔

لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا ۗ وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا(مریم:63)

یعنی وہ ان میں کوئی لغو(بات)نہیں سنیں گے مگر(صرف)سلام اور ان کے لئے اُن کا رزق ان میں صبح وشام میسّر ہو گا۔

لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا(الواقعہ:26)وہ اس میں کوئی بے ہودہ یا گناہ کی بات نہیں سنتے۔

لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا(النباء:36)نہ وہ اُس میں کوئی لغو(بات)سُنیں گے اور نہ کوئی ادنیٰ سا جھوٹ۔

گویا جنت کا ماحول ایسا ہو گا کہ وہاں لوگ بے ہودگی، یاوہ گوئی، جھوٹ، غیبت، چغلی، بہتان، گالی، لاف و گزاف، طنز و تمسخر اور طعن و تشنیع جیسی باتیں نہیں سنیں گے۔

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ(الانفال:22)

یعنی اُن لوگوں کی طرح نہ ہو جنھوں نے کہا تھا ہم نے سن لیا جبکہ در حقیقت وہ سن نہیں رہے تھے۔ یعنی اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہم اُس کی اور اُس کے رسول کے احکامات کو پوری طرح سُنیں اور اُن پر عمل کریں اور اُن لوگوں کی طرح نہ ہوں جو ایک کان سے سنتے ہیں اور دوسرے سے نکال دیتے ہیں یعنی نیکی کی باتوں کو نہ غور سے سنتے ہیں اور نہ ہی اُن پر عمل کرتے ہیں۔

سامعین! جیسا کہ ہم گزشتہ چند دنوں سے سنتے آرہے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانی اعضاء سے تعلق رکھنے والے آٹھ زناؤں کا ذکر فرمایا ہے اُن میں سے ایک **کان کا زنا** ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ وَالاُذُنُ زِنَاهَا الاِسْتِمَاعُ۔(ابو داؤد:2156) کہ کانوں کا زنا، سننا ہے۔ اور صحیح مسلم کی حدیث میں ہے:

اَلْعَيْنَانِ زِنَاهُمَا النَّظَرُ، وَالْاُذُنَانِ زِنَاهُمَا الْاِسْتِمَاعُ، وَاللِّسَانُ زِنَاهُ الْكَلَامُ، وَالْيَدُ زِنَاهُمَا الْبَطْشُ، وَالرِّجْلُ زِنَاهُمَا الْخُطٰى

(صحیح مسلم، کتاب القدر، باب قدر علی ابن آدم حظه من الزنا، رقم:2657)

یعنی آنکھوں کا زنا (کسی اجنبی عورت کو شہوت سے) دیکھنا ہے، **کانوں کا زنا، اس کی باتوں کی طرف کان لگانا ہے**، زبان کا زنا اس سے گفتگو کرنا ہے، ہاتھ کا زنا اس کو چھونا و پکڑنا ہے جبکہ پیروں کا زنا اس کی طرف جانا ہے۔ مَیں اِس موقع پر حضرت خلیفۃُ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کا ایک دلچسپ اور معنی خیز ارشاد بیان کرنا چاہوں گا۔ آپ فرماتے ہیں:

”دنیا میں جو بدی، بدکاری، شرارت، اللہ کی نافرمانی ہے یہ سب گناہ پہلے ادنیٰ سیڑھی سے شروع ہوتے ہیں پھر وہ اس میں ترقی کرتا جاتا ہے اس کی آخری حالت کبیرہ ہے۔ مثال یہ ہے کہ کسی نے ایک عورت کو بد نظری سے ایک دفعہ دیکھا پھر مکرّر، سہ کرّر دیکھا۔ پھر کسی دوست سے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ پہلے آنکھ کا گناہ تھا اب زبان کا ہو گیا، جواب سننے سے کان کا ہو گیا۔ پھر پوچھتا ہے کہ یہ کس طرح ملتی ہے؟ وہ کوئی عورت بتائے گا۔ پھر اُدھر چلے گا یہ پاؤں کا گناہ ہو گیا۔ اس کو ماں بہن بنا کر روپے رکھے گا۔ اب ہاتھ کا اور مال کا گناہ ہو گیا۔ اسی طرح بڑھتا جاوے گا۔ اگر اب یہ کامیاب ہو گا اور بدکاری کے لیے تیار ہو گیا تو پھر اس کے آخری فیصلہ کا وقت ہے یہ آخری فیصلہ کبیرہ ہو گا۔“

(ارشادات نور جلد سوم صفحہ 389)

اِسی مضمون کو حضرت خلیفۃُ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے یوں بیان فرمایا ہے۔

”پہلے زمانے میں تو کہا جاتا تھا کہ عورتیں زیادہ باتیں کرتی ہیں لیکن اب تو مردوں کا بھی یہی حال ہے کہ وہ غلط قسم کی باتوں کی مجلسوں میں بیٹھے رہتے ہیں۔ وقت ضائع کرتے ہیں اور لغویات میں مبتلا ہو کر بجائے عورتوں کی اصلاح کرنے کے خود بگڑتے چلے جا رہے ہیں اور پھر اس کی وجہ سے بعض دفعہ تو یہ شکایت آتی ہے اور عورتیں شکایت کرتی ہیں کہ مَرد ہمیں کہتے ہیں کہ تم پردے چھوڑ دو۔ فلاں مجالس میں آنا شروع کر دو یا ایسی سوسائٹی میں بیٹھو۔“

(خطاب جلسہ سالانہ لجنہ جرمنی از ایوانِ مسرور 30 اگست 2025ء)

سامعین! ”کان کے زنا“ سے مراد شہوت یا لذت کے ساتھ ایسی چیزیں سننا ہے جو شرعاً حرام ہیں۔ ناجائز باتوں کو سننا، کسی اجنبی عورت یا مرد کی ایسی باتیں سننا جن میں شہوت یا لذت پائی جائے، کان کا زنا ہے۔ گانے، فحش گفتگو، یا ایسی گفتگو سننا جس سے انسان کے دل میں غلط جذبات پیدا ہوں، کانوں کی بدکاری میں شامل ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں سَمۡعَ وبَصَرَ یعنی سننے اور دیکھنے کا ذکر کئی جگہ پر کیا ہے، جن میں سَمۡعَ کا ذکر بَصَرَ سے پہلے آیا ہے۔ انسان کو زمین پر گزر بسر کرنے کے لیے جہاں اللہ تعالیٰ نے بے شمار نعمتیں عطا کی ہیں اُن میں سے ایک نعمت کانوں سے سننا بھی ہے۔ اس نعمت کا اندازہ ہمیں اُس وقت ہوتا ہے جب کسی وجہ سے کان بند ہو جائیں یا بڑھاپے کی وجہ سے سننے کی صلاحیت کم ہو جائے تو کس قدر اُلجھن ہوتی ہے۔ لیکن یاد رکھیں کہ سماعت جہاں اللہ تعالیٰ کی ایک بڑی نعمت ہے وہاں اِس کا جائز استعمال بھی ضروری ہے اور ہم سے اِس کی بازپُرس بھی ہو گی۔ تو اب یہ ہمارے اختیار میں ہے کہ ہم اچھا سنتے ہیں یا بُرا۔

چوری چھپے کسی کی بات سننا انتہائی بُرا اور ناپسندیدہ ترین عمل اور گناہ ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کے بارے میں فرمایا ہے کہ قیامت کے دن اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔ لہٰذا جب پہلے سے معلوم نہیں ہے کہ کیا بات ہو رہی ہے تو کان لگا کر سننا جائز نہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ایسے لوگوں کی بات سننے کی کوشش کی جو اس سے بھاگتے ہوں، یعنی بات نہ سنانا چاہتے ہوں تو اس کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔

(صحیح بخاری کتاب البیوع)

اگر کوئی شخص کوئی خفیہ بات کر رہا ہو تو اس کی طرف کان لگانا گناہِ کبیرہ ہے۔ ہاں اگر عام مجلس میں گفتگو ہو رہی ہو یا ویسے بات کانوں میں پڑ جائے یا ملکی مفاد کے لیے جاسوسی مقصود ہو تو جائز ہو گا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ

وَلَا تَقۡفُ مَا لَیۡسَ لَکَ بِہٖ عِلۡمٌ ؕ اِنَّ السَّمۡعَ وَالۡبَصَرَ وَالۡفُؤَادَ کُلُّ اُولٰٓئِکَ کَانَ عَنۡہُ مَسۡـُٔوۡلًا (بنی اسرائیل: 37)

یعنی وہ موقف اختیار نہ کر جس کا تُجھے علم نہیں۔ یقیناً کان اور آنکھ اور دل میں سے ہر ایک سے متعلق پوچھا جائے گا۔ اس کا مطلب ہے کہ جس چیز کا علم نہیں، اس کے پیچھے مت پڑو یعنی بدگمانی مت کرو، کسی کی ٹوہ میں مت رہو، اسی طرح جس چیز کا علم نہیں، اس پر عمل مت کرو۔ جس چیز کے پیچھے تم پڑو گے اس کے متعلق کان سے سوال ہو گا کہ کیا اس نے سنا تھا، آنکھ سے سوال ہو گا۔ کیا اس نے دیکھا تھا اور دل سے سوال ہو گا۔ کیا اس نے جانا تھا؟ کیونکہ یہی تینوں علم کا ذریعہ ہیں۔ یعنی ان اعضاء کو اللہ تعالیٰ قیامت والے دن قوّتِ گویائی عطا فرمائے گا اور ان سے پوچھا جائے گا۔ کوئی ایسی بات جو صرف کسی سے سنی ہو مگر خود کنفرم نہ کی ہو اور اُس کو آگے بیان کر دینا بھی کان کا گناہ ہو گا اور یوم آخرت پوچھا جائے گا۔

سامعین! آج کل موسیقی سننے کا بہت رواج ہے۔ نوجوان نسل اٹھتے بیٹھتے کانوں میں ہیڈ فون لگا کر میوزک سنتی ہے۔ اکثر و بیشتر انگلش میوزک یا انڈین میوزک ہوتا ہے جن کے الفاظ بعض اوقات فحاشی کی حد تک بُرے ہوتے ہیں بلکہ انگلش گانوں میں تو گالی گلوچ بھی شامل ہوتا ہے۔ یہ بھی ایک قسم کا کانوں کا زنا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں ایسے بُرے لوگ پیدا ہو جائیں گے جو زناکاری، ریشم کا پہننا، شراب پینا اور گانے بجانے کو حلال بنالیں گے اور کچھ متکبر قسم کے لوگ پہاڑ کی چوٹی پر (اپنے بنگلوں میں رہائش کرنے کے لیے) چلے جائیں گے۔ چرواہے ان کے مویشی صبح و شام لائیں گے اور لے جائیں گے۔ ان کے پاس ایک فقیر آدمی اپنی ضرورت لے کر جائے گا تو وہ ٹالنے کے لیے اس سے کہیں گے کہ کل آنا لیکن اللہ تعالیٰ رات کو ان کو (ان کی سرکشی کی وجہ سے) ہلاک کر دے گا پہاڑ کو (ان پر) گرا دے گا اور ان میں سے بہت سوں کو قیامت تک کے لیے بندر اور سوٗر کی صورتوں میں مسخ کر دے گا۔

(صحیح بخاری:5590)

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک باجے کی آواز سنی تو اپنی دونوں انگلیاں کانوں میں ڈال لیں اور راستے سے دور ہو گئے اور مجھ سے کہا: اے نافع! کیا تمہیں کچھ سنائی دے رہا ہے میں نے کہا: نہیں! تو آپ نے اپنی انگلیاں کانوں سے نکالیں اور فرمایا: مَیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، اس جیسی آواز سنی تو آپ نے بھی اسی طرح کیا۔

بہت سے اخلاقیات کا تعلق بھی کانوں سے ہے۔ ارد گرد کے ماحول سے نیکی کی باتیں جو سننے کو ملتی ہیں تو ان پر فوراً عمل کرنے کی فکر ہو تو اخلاقیات بہتر ہوتے ہیں۔ پس لازم ہے کہ ہم سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا پر عمل کریں اور خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کریں۔ جہاں اچھی اور نیک باتیں کانوں میں پڑتی ہیں وہاں بُری اور اخلاقیات کو تباہ کرنے والی باتیں بھی کانوں میں پڑتی ہیں۔ جس طرح آنکھوں کا زنا ہے اسی طرح کانوں کی شہوت اور خیانت ہے۔ گانے اور بے ہودہ کلمات سننے سے بھی اخلاقیات تباہ ہوتے ہیں۔

آج کل سوشل میڈیا پر جو واہیات اور خراب الاخلاق ویڈیو یا میسجز آتے ہیں تو ان کا تعلق جہاں آنکھوں سے ہوتا ہے وہاں کانوں سے بھی سُن کر محظوظ ہوا جاتا ہے۔

سننے کو بولنے پر فوقیت دی گئی ہے اور بڑے لوگ دوسروں کی باتوں کو دو کانوں سے سنتے ہیں اور ساتھ ہی وہ بات ہضم کر جاتے ہیں۔ وہ کانوں کے کچے نہیں ہوتے کہ ادھر بات سنی اور اُدھر اُس کی تشہیر کر دی۔ بلکہ وہ اُسے امانت سمجھتے ہوئے اپنے پاس محفوظ رکھتے ہیں اور خیانت سے کام نہیں لیتے۔ سورۃ النور میں واقعہ افک جو بیان ہوا ہے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ کی وجہ سے بہت تکلیف اٹھانی پڑی تھی اور حضرت عائشہؓ کی بریت ایک آیت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے کی۔ اِس کی بنیادی وجہ یہی تھی کہ بعض نے اِس واقعہ کو ایک دوسرے سے سنا اور آگے بیان کرتے گئے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ: لَیْسَ الْخَبَرُ کَالْمُعَایَنَۃِ۔ کہ سنی سنائی خبر دیکھی ہوئی بات کے برابر نہیں ہو سکتی۔ ایسے لوگوں کو کانوں کا کچّا کہا جاتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس حوالے سے فرمایا کہ

”حفص بن عاصم سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انسان کے جھوٹے ہونے کے لئے یہی علامت کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات لوگوں میں بیان کرتا پھرے۔ اب دیکھیں یہ عادت عموماً لوگوں میں ہوتی ہے۔ جماعت میں بھی یہ برائی بعض لوگوں میں بہت زیادہ ہے مجھے بھی کوئی لوگ لکھ دیتے ہیں بعض کسی کے بارے میں کہ اس نے یہ کیا اور وہ کیا اور جب تحقیق کرو تو بات غلط نکلتی ہے اور جب لکھنے والے سے پوچھا جائے کہ کس نے کہا تمہیں یہ بات تو غلط ہے تو کہہ دیتے ہیں کہ ہم نے سنا تھا اور اس سننے پر ہی وہ دنیا میں شور مچا دیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو غور کرنا چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے لوگوں کو جھوٹا قرار دیا ہے۔“

(خطبہ جمعہ 24/اپریل 2026ء)

اللہ تعالیٰ نے بھی اِس واقعہ کی تفصیل میں بیان فرمایا ہے کہ جب تم نے یہ بات سُنی تھی تو کیوں نہ مومن مردوں اور مومن عورتوں نے اپنی قوم کے متعلق نیک گمان کیا اور یہ کہہ دیا کہ یہ تو ایک بہت بڑا جھوٹ ہے اور آگے چل کر فرمایا کہ جب تم نے اس بات کو سنا تھا تو فوراً کہہ دیا کہ یہ ہمارا کام نہیں کہ ہم اِس بات کو آگے دہرائیں۔ اے خدا! تو پاک ہے یہ بہت بڑا بہتان ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اِس آیت اور اِس آیت میں درج نصیحت کی روشنی میں تحریر فرماتے ہیں کہ بُری باتوں کا مجالس میں تذکرہ نہیں کرنا چاہئے ورنہ وہی بُرائیاں لوگوں میں کثرت کے ساتھ پھیل جاتی ہیں جب نوجوان سنتے ہیں کہ ہمارے بڑے بھی ایسے کام کر لیتے ہیں تو ہمیں کیا حرج ہے۔ اِس لئے قوم کی اصلاح کے لئے اِس لطیف نکتہ کو سمجھنا چاہئے کہ جس فعل کو روکنا چاہو تم اس کی تشہیر کو روکو اور بات سن کر بغیر تحقیق کے آگے نہ پہنچاؤ۔

(خلاصہ از تفسیر کبیر جلد 6 صفحہ 274)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"ہر ایک عضو کے گناہوں سے بچے۔ہاتھ سے کوئی بدی نہ کرے۔کان سے کوئی بُری بات، چغلی، غیبت، گلہ وغیرہ نہ سنے، آنکھ سے محرمات پر نظر نہ ڈالے۔پاؤں سے کسی گناہ کی طرف چل کر نہ جاوے۔"

پھر آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

"کسی سے جھگڑا نہ کرو، زبان بند رکھو، گالیاں دینے والے کے پاس سے چپکے سے گزر جاؤ گویا سنا ہی نہیں اور ان لوگوں کی راہ اختیار کرو جن کے لئے قرآن شریف نے فرمایا ہے۔اِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا۔"

گالیاں سن کے دعا دو پا کے دکھ آرام دو

کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار

حضرت خلیفۃُ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے یوکے لجنہ کے اجتماع کے موقع پر فرمایا۔

"شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والیاں بنو،اِس سے مراد آنکھ، کان اور منہ وغیرہ بھی ہیں۔کانوں سے بُری باتیں نہ سنو، منہ سے بُری بات نہ کرو، آنکھوں سے غلط قسم کے نظارے نہ دیکھو۔حیا سوز فلمیں بھی اس زمرے میں آتی ہیں..... جب ایک شخص دین کو دنیا پر مقدم رکھتا ہے تو پھر آنکھ، کان، ناک اور منہ وغیرہ کو غیر محل پر کب استعمال کر سکتا ہے۔جب ایک شخص ادنیٰ درجہ کی نیکیوں کو محتاط طریقے سے بجا لاتا ہے تو اعلیٰ درجہ کی نیکیاں خود بخود عمل میں آنی شروع ہو جاتی ہیں۔قرآن کریم فرماتا ہے کہ مومنوں سے کہہ دے کہ کسی کے سِتر کو آنکھ پھاڑ پھاڑ کر نہ دیکھیں اور باقی تمام فروج کی بھی حفاظت کریں۔غلط قصّے کہانیاں اور جھگڑوں کی باتیں نہ سنی جائیں۔"

(الفضل 8/مارچ 2004ء)

پھر ہمارے موجودہ امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"مَیں نے جیسے پہلے بھی کہا ہے کہ بعض لوگ صرف باتوں کا مزا لینے کے لئے ایسی مجلسوں میں بیٹھتے ہیں۔شروع میں صرف سن رہے ہوتے ہیں اور ہنسی ٹھٹھے کی باتوں میں ہنس رہے ہوتے ہیں پھر آہستہ آہستہ عادت پڑ جاتی ہے ایسی باتوں کی اور خود بھی ایسی باتوں میں ملوث ہو جاتے ہیں۔نوجوانوں کو خاص طور پر اس سے بچنا چاہیے۔شروع میں ہی، بچپن ہی سے اطفال میں بھی اور خدام میں بھی یہ عادت ڈالیں کہ کسی کی بُرائی نہیں کرنی۔"

(خطبہ جمعہ 26/دسمبر 2003ء)

ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ صحابہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تشریف فرما تھے کہ اتنے میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبد اللہ بن سلام کو سامنے سے آتے ہوئے دیکھا تو فرمایا ایک جنتی آرہا ہے۔صحابہؓ نے جب حضرت عبد اللہؓ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے مطلع فرمایا اور وہ خوبی دریافت فرمائی جس کی بناء پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جنتی قرار دیا تو آپ نے فرمایا **"جس چیز سے مجھے کوئی مطلب نہ ہو مَیں اس کے پیچھے کوئی تگ و دو نہیں کرتا اور لوگوں کا بدخواہ نہیں ہوں۔"**

اللہ تعالیٰ ہمیں کانوں کے درست استعمال کی توفیق دیتا رہے۔آمین

(کمپوزڈ: مسز عائشہ چوہدری۔جرمنی)